سوال

(851) قرآنی آیت کی تفسیر میں وارد اشکال کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم جناب حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب۔

عرض ہے بندہ آپ کے فتاویٰ جات مختلف مجلات میں عرصہ دراز سے بڑے اشتیاق کے ساتھ پڑھتا ہے۔ میں عموماً آپ کے فتوے کو ترجیحی نگاہ سے اس لیے دیکھتا ہوں کہ فتویٰ مدلل ہوتا ہے جب کہ یہ خاصیت باقی مفتیان میں مفقود ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں برکت نصیب فرمائے۔ (آمین)

میں عرصہ دراز سے چند الجھنوں میں گرفتار ہں۔ امید ہے آپ تسلی بخش رہنمائی فرما کر مشکور ہوں گے۔ سب سے اہم مسئلہ بخاری شریف میں وارد بعض روایات ہیں جو کہ عجیب خلجان پیدا کر دیتی ہیں۔ مثلاً کتاب التفسیر میں موجود عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ (الحج: ۵۲) کے ساتھ «ولَا مُحَدَّثٍ» کا اضافہ اس روایت کو پڑھ کر چند اشکالات ذہن میں ابھرتے ہیں کہ موجودہ قرآن مجید مکمل نہیں؟

اگر مکمل ہے تو پھر یہ روایت ایک صحابی کی ایسی جرأت واضح کرتی ہے جو کہ ان کی شان کے یکسر منافی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ قراءت کا اختلاف ہے تو میرے خیال میں درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس قراءت میں نبی رسول کے علاوہ ایک اور منصب کا تذکرہ ہے جو کہ تیسرا منصب بیان ہوا ہے یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ایک قراءت میں دو منصب بیان ہوئے۔ تیسرا منصب جو کہ ان مناصب مِذکورہ سے بالکل جدا ہے وہ مذکور نہیں ہے۔

۱۔ بہر حال یہ ایک قول ہے جو کہ اللہ کے رسول کا بھی نہیں ہے۔

۲۔ اس سے قرآن کا موجودہ صورت میں اُن الفاظ پر نہ ہونا۔ خود شک کا باعث ہے۔ اس قسم کی روایات کو محض اس بناء پر قبول کرنا کہ بخاری میں ذکر ہیں یہ انکارِ حدیث کے راہیں ہموار کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اور قرآن پر لب کشائی کا موقع دینا بھی ہے۔ امید ہے اس پر آپ غور کر کے اپنی مجتہدانہ رائے دے کر تحقیق کا ایک راستہ کھولیں گے یا اس کے بارے میں جو صحیح تحقیق ہو جو ہم تک نہ پہنچ سکی فراہم کریں گے۔ جزاکم اللہ۔ (ابو اَواب جامعہ کراچی) (۲۰ اگست ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''صحیح بخاری'کتاب التفسیر ''سورۃ الحج'' کے شروع میںیہ قول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بایں الفاظ مروی ہے: 'إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ 'صحیح

البخاری، باب ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا﴾ (الأنبیاء: ۱۰۴)، سورۃ الحج "لیکن اس میں قرآنی آیت ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ﴾ (الحج: ۵۲) کا اضافہ نہیں جس طرح کہ سوال میں مصرح ہے۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ لفظ تمنی کا معنی قرأ اور تلا ہے۔ یعنی پڑھا اور تلاوت کی۔

اس امر کی وضاحت یوں ہے کہ شیطان رسول یا نبی کی قراءت میں شکوک وشبہات ڈالنے کی سعی کرتا تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کو نبی کی پیروی سے روک سکے۔

اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ اس طرح قرآن کے الفاظ ہیں افراط وتفریط واقع ہوجاتی ہو جب کہ حفاظت کی ذمہ داری تو خود اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے۔ اسی بناء پر بعد میں فرمایا:

﴿فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ ٥٢ ... سورة الحج

''توجو (وسوسہ) شیطان ڈالتا ہے اللہ اس کو دور کردیتا ہے۔ پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کردیتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔''

واضح ہو کہ اس مقام پر ایک واقعہ قصہ الغرانیق کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قصہ ناقابلِ اعتماد ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے نصب المجانیق فی قصۃ الغرانیق کتاب لکھ کر بدلائل قویہ اس کا بطلان ثابت کیا ہے۔ جس سے حقیقت حال منکشف ہوجاتی ہے۔ شائقین کےلیے ایک نادر تحفہ ہے جس کا مطالعہ ضروری ہے۔ سائل نے پھر بعد میں لَب کشائی کی ہے میرے خیال میں تو اس کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ اشکال کی صورت میں پہلے اپنی بساط کے مطابق خود حل کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔ بصورتِ دیگر محققین اہل علم کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ قرآن میں ہے:

﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ ٤٣ ... سورة النحل

''اور حدیث میں ہے:

'إِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ' (السنن الکبرٰی للبیهقی، باب المسح علی العصائب والجبائر، رقم: ۱۰۷۷)''

مسئلہ کو مزید سمجھنے کےلیے ملاحظہ ہو ہمارے شیخ محمد الامین کی تفسیر ''اضواء البیان: ۵/۲۷۰تا۲۷۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،متفرقات:صفحہ:576

محدث فتویٰ